سوال

(1) کیا اللہ تعالیٰ ہر جگہ بذاتہ موجود ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ الحدید کی چوتھی آیت کی روشنی میں کہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے، کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح نہیں تو اس کی کیا دلیل ہے۔؟ (عبدالمتین، ماڈل ٹاؤن، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالأَرضَ فى سِتَّةِ أَيّامٍ ثُمَّ استَوىٰ عَلَى العَرشِ يَعلَمُ ما يَلِجُ فِى الأَرضِ وَما يَخرُ‌جُ مِنها وَما يَنزِلُ مِنَ السَّماءِ وَما يَعرُ‌جُ فيها وَهُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم وَاللَّهُ بِما تَعمَلونَ بَصيرٌ‌ ٤ ...

سورة الحديد

"وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش (بریں) پر متمکن ہوگیا۔ وہ اسے بھی جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور (اسے بھی جانتا ہے) جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو، اور جو کچھ بھی تم کیا کرتے ہو اسے وہ دیکھتا ہوتا ہے۔ (سورۃ الحدید: 4، الکتاب/ڈاکٹر محمد عثمان ص 324)

اس آیت کریمہ میں "وَهُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم" کی تشریح میں قدیم مفسرِ قرآن، امام محمد بن جریر بن یزید الطبری رحمہ اللہ (متوفی 310ھ) فرماتے ہیں:

"وھو شاہد لکم أیھا الناس أینما کنتم یعلمکم، ویعلم أعمالکم، و متقلبکم ومثواکم، وھو علی عرشه فوق سمواته السبع"

"اور اے لوگو! وہ (اللہ) تم پر گواہ ہے، تم جہاں بھی ہو وہ تمھیں جانتا ہے، وہ تمہارے اعمال، پھرنا اور ٹھکانا جانتا ہے اور وہ اپنے سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر ہے۔ (تفسیر طبری ج 27 ص 125)

اسی مفہوم کی ایک آیت کریمہ کے بارے میں مفسر ضحاک بن مزاحم الہلالی الخراسانی رحمہ اللہ (متوفی 106ھ) فرماتے ہیں:

"هُوَ فَوقَ العَرشِ وَعِلمُه مَعَهُم أَينَمَا كَانُوا"

"وہ عرش پر ہے اور اس کا علم ان (لوگوں) کے ساتھ ہے چاہے وہ جہاں کہیں بھی ہوں۔ (تفسیر طبری ج28 ص10 اوسندہ حسن)

امام مقری محقق محدث اثری ابو عمر احمد بن محمد بن عبداللہ الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 429ھ) فرماتے ہیں:

"اہل سنت مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ:

وَہُوَ مَعَكُم أَينَ ما كُنتُم ﴿٤﴾... سورة الحديد

وغیرہ آیات کا مطلب یہ ہے کہ:

"أنه علمه، وأن الله تعالى فوق السموات بذاته مستو على عرشه كيف شاء"

"بے شک اس سے اللہ کا علم مراد ہے، اللہ اپنی ذات کے لحاظ سے آسمانوں پر، عرش پر مستوی ہے جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ (شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص 144،145)

اس اجماع سے معلوم ہوا کہ بعض الناس کا اس آیت کریمہ سے یہ مسئلہ تراشنا کہ "اللہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔" غلط اور باطل ہے لہذا کتاب وسنت اور اجماع کے مخالف ہونے کیوجہ سے مردود ہے۔

مسئولہ آیت کریمہ میں "يَعلَمُ" کالفظ بھی بالکل واضح اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں معیت سے علم وقدرت مراد ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے ہمارے استاذ محترم شیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ کی کتاب "توحید خالص" (ص277) حارث بن اسد المحاسبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 243ھ) فرماتے ہیں: "وكذلك لا يجوز الخ" اور اسی طرح یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ۔۔۔اللہ زمین پر ہے۔ (فہم القرآن ومعانیہ، القسم الرابع، باب مالا یجوز فیہ النسخ)

حافظ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "(جہمیہ کے فرقے) ملتزمہ نے باری تعالیٰ کو ہر جگہ (موجود) قرار دیا ہے۔" (تلبیس ابلیس ص30، راقم الحروف کی کتاب: بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم ص19)

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اور یوں کہنا جائز نہیں کہ وہ (اللہ) ہر مکان میں ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ آسمان میں عرش پر ہے۔" (غنیۃ الطالبین ج1 ص100) نیز دیکھئے الحدیث: 10 ص46،43۔ (الحدیث: 24)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ29

محدث فتویٰ